Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 36, Sr.No.98, 2015, pp 35 - 52

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۶، جنوری۔ مارچ ۲۰۱۵ء، شمارہ ۹۸

کلیاتِ مجید امجد کی تدوین اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

طارق حبیب☆

Abstract:

Editting and compilation of some one's work is very much important, as well as difficult and complicated job. This is the basic work, which opens the doors of real recognition and appriciation of the Artists and provides the different angles of criticism. Dr. Khawaja Muhammad Zakaria is a well known critic, researcher and worthy teacher of urdu language and literature. He collected, editted and compiled the whole poetry of Majeed Amjad from 1932 to 1974. This is the unforgetable service and real contribution in the history of Urdu Literature. Here is an anylesi and a few words of appriciation for his literary contribution.

Key words: Modern Urdu Poetry, Majeed Amjad, Kulliyat, Compilation, Dr. Khawaja Muhammad Zakariya.

ڈاکٹر وزیر آغا کے بعد مجید امجد کے حوالے سے اگر کسی کی خدمات سرِ فہرست ہیں، تو یہ اعزاز یقیناً پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا ہی کو میسر ہے۔ ''کلیاتِ مجید امجد'' کی تحقیق و تدوین و ترتیب کا کام ہی اتنا گراں قدر ہے کہ جو تاریخِ ادب میں خواجہ صاحب کی توقیر کا ضامن رہے گا۔

☆ لیکچرار شعبہ اُردو، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

عبدالمجید، قلمی نام مجید امجد ([پیدائش: ۲۹۔ جون ۱۹۱۴ء ۔ جھنگ] ۔[وفات: ۱۱۔ مئی ۱۹۷۴ء ۔ ساہی وال ۔منٹگمری]۔[تدفین: ۱۲۔ مئی ۱۹۷۴ء ۔ جھنگ]) کے فکر وفن کی تفہیم کے لیے اب تک دوسو سے زیادہ مضامین قلم بند کیے جاچکے ہیں ۔(۱) کئی اہم شعرا نے مجید امجد کو منظوم خراجِ تحسین پیش کر کے بھی اعزاز حاصل کیا ہے۔ (۲) مختلف ادبی رسائل کے آٹھ مجید امجد نمبر(۳) اور پاکستان میں مجید امجد پر باقاعدہ دس کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں(۴)،جن میں سے ایک کتاب ڈاکٹر وزیر آغا[۱۸۔ مئی ۱۹۲۲ء۔/ ۰۷۔ستمبر ۲۰۱۰ء۔وزیر کوٹ ،ضلع سرگودھا] کے سات مضامین کا مجموعہ ہے، جو وقتاً فوقتاً مختلف رسائل اور ڈاکٹر وزیر آغا کی مختلف تنقیدی کُتب کی زینت بنتے رہے ہیں۔ اِن ساتوں مقالات کو''مجید امجد کی داستانِ محبت'' کے نام سے ترتیب دے کر ۱۹۹۱ء میں پہلی بار شائع کیا گیا۔ اِس کتاب کی اب تک تین اشاعتیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں (۵)۔ سب سے اہم بات یہ کہ مجید امجد کی تفہیم کے سلسلے کی یہ پہلی باقاعدہ کتاب کا درجہ بھی رکھتی ہے اور بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ مجید امجد کی تفہیم میں یہ کتاب، بعد کے ناقدینِ مجید امجد کے لیے راہ نما اور بنیادی تنقیدی ماخذ ثابت ہوئی (۶)۔ کچھ کتابیں(۷) اور رسایل(۸) ایسے بھی ہیں، جن میں مجید امجد کے حوالے سے خصوصی گوشے شامل کیے گئے ۔ مجید امجد کی شخصیت اور فکر وفن پر مختلف یونیورسٹیوں کے تحت ایم اے اور ایم فل (اُردُو) کے متعدد سندی مقالات بھی لکھے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی تا دیر جاری رہنے کا امکان ہے۔ پاکستان میں مجید امجد پر پی ایچ ڈی (اُردُو) کا مقالہ بھی قلم بند ہو چکا ہے (۹) اور مجید امجد کی نظموں کے فارسی، انگریزی،اطالوی اور نارویجن زبانوں میں ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔ (۱۰) مجید امجد شناسی اب ایک باقاعدہ مضمون اور موضوع کی شکل اختیار کر چکی ہے اور مجید امجد شناسی میں ایک اہم نام ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کا بھی ہے۔

☆

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا [۲۳۔ مارچ ۱۹۴۰ء۔ امرت سر] اُردُو زبان و ادب کی ایک نام وَر شخصیت ہیں۔ اوری اینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور کے نہایت قابل اور مقبول اُستاد کی حیثیت و شہرت کے حامل ہیں۔ اُن کی علمی تخصیص کے کئی پہلو ہیں، مثلاً: اکبر الہ آبادی، علامہ محمد اقبال اور مجید امجد شناسی میں اُنھیں ایک خاص اعتبار حاصل ہے۔اُن کی معروف تصانیف میں ''قدیم اصناف

شعر" (۱۹۶۷ء)، "نئے پرانے خیالات" (۱۹۷۰ء)، "اُردُو میں قطعہ نگاری" (۱۹۷۵ء)، "پریم چند کے بہترین افسانے" (۱۹۷۷ء) ، "اقبال کا ادَبی مقام" (۱۹۷۷ء) ، "اَن گنت سورج" (۱۹۸۰ء)، "اکبر الہ آبادی؛ تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" (۱۹۸۰ء)، "کلیاتِ مجید امجد" (۱۹۸۸ء)، "اُردو فار بگنرز" (۱۹۸۹ء)، "تفہیمِ بالِ جبریل" (؟) ، "چند اہم جدید شاعر" (۲۰۰۳ء) شامل ہیں۔

کلیاتِ مجید امجد کی تدوین و ترتیب کا کام بھی دو مرتبہ کیا گیا ہے اور دونوں اشاعتوں کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ "کلیاتِ مجید امجد" کے علاوہ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی ایک کتاب : "چند اہم جدید شاعر" مارچ ۲۰۰۳ء میں لاہور سے شائع ہوئی ، اِس کتاب میں پندرہ مضامین شامل کیے گئے ہیں، جو دو حصوں میں منقسم ہیں : دس مضامین پر مشتمل پہلا حصہ : "آئینوں کا سمندر" (۱۱) اور پانچ مضامین پر منحصر دوسرا حصہ: "کون دیکھے گا؟" کے نام سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ جن میں سے پانچ مضامین (چار مضامین اور ایک انٹرویو) مجید امجد سے متعلق ہیں، جو ایک گوشے کے طور پر "کون دیکھے گا؟" کے زیرِ عنوان شامل کیا گیا ہے، یہ عنوان مجید امجد کے ایک شعر سے ماخوذ ہے:

مَیں روز ادھر سے گزرتا ہوں، کون دیکھتا ہے
مَیں جب ادھر سے نہ گزروں گا، کون دیکھے گا

مجید امجد پر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی ایک اور تحریر بھی ہمارے پیشِ نظر ہے ، جو مذکورہ بالا کتاب میں تو شامل نہیں ۔ تاہم یہ ایک لیکچر ہے ، جو اُنھوں نے گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں دیا تھا۔ "مجید امجد کے ہاں ہیئتوں کا مطالعہ" کے نام سے اِس مقالے کی ترتیب کا فریضہ افضال احمد نے انجام دیا اور بعد ازاں یہ ماہنامہ "محفل" لاہور کے "مجید امجد نمبر" (۱۲) میں شائع ہوا۔ "محفل" کے "مجید امجد نمبر" میں ڈاکٹر صاحب کے یوں تو دو مضامین شائع ہوے تھے، دوسرا مضمون: "مجید امجد اور آزاد نظم" (۱۳) کے عنوان سے ہے(۱۴)، تاہم یہ مضمون اُن کی کتاب : "چند جدید اہم شاعر" میں شامل ہو چکا ہے۔ اِس کے علاوہ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے مجید امجد کی ایک نظم : "زینب" کا تجزیہ بھی کیا ہے، جو سہ ماہی : "القلم" جھنگ، میں شائع ہوا (۱۵)۔ نیز ڈاکٹر وزیر آغا کی کتاب: "مجید امجد کی داستانِ محبت" کے دیباچہ جو ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے تحریر کیا ، ایک اہم مضمون کی

حیثیت رکھتا ہے ۔ یوں اِس دیباچے سمیت سات مضامین کے عنوانات اورڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی مجید امجد شناسی سے متعلق بحث کی ترتیب کچھ یوں ہے:

۱۔ مجید امجد کے بارے میں

۲۔ مجید امجد کی شبِ رفتہ

۳۔ مجید امجد کا نظریۂ کائنات

۴۔ مجید امجد اور آزاد نظم

۵۔ مجید امجد کے ہاں ہیئتوں کا مطالعہ

۶۔ مجید امجد کی نظم: ''زینب'' کا تجزیہ

۷۔ دیباچہ: ''مجید امجد کی داستانِ محبت''

مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر مجید امجد سے متعلق ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے تنقیدی افکار کی بحث ایک دوسرے اور الگ مضمون پر اُٹھا رکھتے ہیں ، جب کہ یہاں ''کلیاتِ مجید امجد'' کی تدوین و ترتیب (''تدوینِ اوّل'' اور ''طبعِ نو'') پر بات کی جارہی ہے۔

''کلیاتِ مجید امجد'' کی ترتیب و تدوین یقیناً ایک ناقابلِ فراموش علمی ، ادبی و تحقیقی خدمت ہے۔ محققانہ اوصاف میں یہ بات بے حد اہم تصوّر ہوتی ہے کہ محقق اپنی ہی دریافت اور اپنے قائم کردہ نتائج سے مطمئن نہ ہو اور اپنے ہی نتائج میں ترمیم کا حوصلہ رکھتا ہو ، تاہم یہ الگ بات ہے کہ دوسرے لوگ مذکورہ محقق کے قائم کردہ اوّلین نتائج سے متفق ہوتے ہیں، یا بعد کے نتائج کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے بھی ''کلیاتِ مجید امجد'' کی ترتیب کا کام دو بار انجام دیا ہے۔ یقیناً وہ پہلی ترتیب و تدوین سے خود زیادہ مطمئن نہ ہوں گے، کہ اُنھوں نے دوسری بار ایک مختلف ترتیب سے مجید امجد کا کلام مرتّب کیا اور اِسے چار حصوں میں بانٹ کر دیکھا۔

سات سو چوبیس صفحات پر محیط ،'کلیاتِ مجید امجد'' پہلی بار ۱۹۸۸ء میں ماورا پبلشرز ،۳۔ بہاول پور روڈ، لاہور سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آیا(۱۶)، تزئین و اہتمام: خالد شریف ، جب کہ اِس کی اشاعت کا شرف کمبائن پرنٹرز، لاہور کے حصے میں آیا۔ کلیات کی قیمت مبلغ اڑھائی سو روپے مقرر ہوئی۔ شروع میں ''عرضِ ناشر'' کے عنوان سے ایک تعارُفی صفحہ جنابِ خالد شریف نے

تحریر کیا(۱۷)، پھر منظوماتِ مجید امجد کی فہرست ہے۔ فہرست کے بعد ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے لکھے ہوے ''پیش لفظ'' ہیں، جن کے آخر میں ۲۲۔ مئی ۱۹۸۸ء کی تاریخ درج ہے اور ایک مختصر تحریر؛ ''مجید امجد (سوانحی خاکہ)'' کے عنوان سے ہے۔اِس کے بعد غزلوں، نظموں پر مشتمل مجید امجد کی چار سو اڑتیس منظومات ہیں۔ ماورا پبلشرز ہی سے اِس پہلی ترتیب کی دوسری اشاعت ۱۹۹۱ء میں ممکن ہو سکی(۱۸) اور اب کی بار اِس کی قیمت ساڑھے تین سو روپے طے پائی، جب کہ بقیہ کوائف وہی ہیں۔سرِوَرَق پر سفید زمین اور وسط میں فطرت کو سر سبز پتوں کی صورت میں دکھایا گیا ہے، جب کہ پشت سرِوَرَق پر مجید امجد اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی ایک یادگار تصویر شائع کی گئی ہے۔

''پیش لفظ'' میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے مجید امجد کے کلام کی وقتاً فوقتاً اشاعت پر روشنی ڈالی ہے۔ مجید امجد کی زندگی میں اُن کا ایک ہی مجموعۂ کلام: ''شبِ رفتہ'' ۱۹۵۸ء میں نیا ادارہ، لاہور سے شائع ہوا۔اِس کے بعد اُن کی زندگی میں اُن کا کوئی دوسرا مجموعہ شائع نہ ہوا۔ اِس ضمن میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

> ''مَیں نے متعدد بار امجد صاحب سے دوسرے مجموعے کی اشاعت کا تقاضا کیا، کچھ پبلشروں سے اپنے طور پر بات بھی کی اور وہ مجموعے کی اشاعت پر تیار بھی ہو گئے، لیکن غالباً پہلے مجموعے کی اشاعت کا تجربہ اُن کے لیے خوش گوار نہیں تھا، اِس لیے وہ گریز کرتے تھے۔ اُنھیں یہ خیال ہو چلا تھا کہ پاکستان میں لوگوں کو سنجیدہ شعر و ادب کے مطالعے سے کوئی دل چسپی نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کا خیال درست ہے۔'' (۱۹)

تاہم اِس عدم دل چسپی کے پس منظر میں کچھ اور حقائق بھی ہوں گے، جن کی دریافت اپنی جگہ اہم تصوُّر کی جائے گی۔ ''شبِ رفتہ کے بعد'' مجید امجد کا دوسرا مجموعۂ کلام ہے، جو اُن کی وفات (۱۹۷۴ء) کے بعد ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اِس کے بعد مختلف لوگوں نے کئی مجموعے منتخب کلام کے حوالے سے شائع کیے، جن کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے پیش لفظ میں کیا، درج ذیل ہیں:

''مرے خدا مرے دل''	مرتبہ:	تاج سعید
''چراغِ طاقِ جہاں''	مرتبہ:	تاج سعید

''گلاب کے پھول''	مرتبہ:	محمد حیات سیال
''طاقِ ابد''	مرتبہ:	شمیم حیات سیال
''مرگِ صدا''	مرتبہ:	ڈاکٹر محمد امین
''اَن گنت سورج''	مرتبہ:	ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا(۲۰)
''لوحِ دل'' (کلیات)	مرتبہ:	تاج سعید(۲۱)

درج بالا معلومات ''کلیاتِ مجید امجد'' کے پیش لفظ میں دی گئی ہیں۔ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے ''کلیاتِ مجید امجد'' کے پیش لفظ میں مرتّب کی حیثیت سے کچھ بنیادی معلومات تو ضرور فراہم کردی ہیں، تاہم ضرورت اِس امر کی تھی کہ '' کلیاتِ مجید امجد'' کا ایک مبسوط اور محققانہ مقدمہ قلم بند کیا جاتا، جس میں مجید امجد کے کلام کی اشاعتوں کی تفصیل اور مکمل حقائق درج کیے جاتے کہ کون سا مجموعہ، کب، کیسے اور کہاں سے کتنی ضخامت کے ساتھ شائع ہوا؟ اِس کے مرتبین کتنے اور کون کون تھے؟ جو کلیات وہ خود مدوّن کررہے ہیں، اُس میں کتنی منظومات شامل کی جا رہی ہیں؟ اِن منظومات میں کون کون سی صنف شامل ہے؟ غزلوں، پابند نظموں، آزاد نظموں کی الگ الگ تعداد کیا ہے؟ممکن ہے کہ وقت کی کمی یا کسی اور وجہ سے اُنھوں نے تفصیل میں جانے سے گریز کیا ہو، مگر یہ بھی درست ہے کہ پیش لفظ میں وہ ایک محقق و مدوّن کی مکمل ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکے۔ یہ کمی اپنی جگہ، مگر اِس کے باوجود''کلیاتِ مجید امجد'' کی ترتیب و تدوین جیسی گراں قدر محققانہ خدمت سے انکار ممکن نہیں۔

''کلیاتِ مجید امجد'' تدوینِ اوّل میں چارسو اڑتیس منظومات شامل ہیں، جو صفحہ: اکتالیس سے سات سو چوبیس صفحات تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ منظومات زمانی ترتیب سے دی گئی ہیں اور فہرست میں منظومات کے عنوانات کے ساتھ تاریخِ تخلیق بھی درج کردی گئی ہے۔ پہلی نظم: ''موجِ تبسّم'' ہے، جو۱۹۳۲ء کی تخلیق ہے، جب کہ کلیات کے آخر میں غزل: ''نئی صبحوں کی سیر کا یہ خیال'' شامل ہے، جس کا زمانۂ تخلیق ۱۹۷۴ء درج کیا گیا ہے۔ چار سو اڑتیس منظومات میں سے غزلوں کی تعداد ساٹھ، جب کہ پابند اور آزاد نظمیں تین سو اٹھتر کی تعداد میں موجود ہیں۔ تاریخی اور زمانی اعتبار سے منظوماتِ مجید امجد مرتّب کرنا ایک نہایت عمدہ اور شان دار علمی خدمت ہے، کسی شاعر

کے فکری و فنی ارتقا کو سمجھنے کے لیے اِس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

''کلیاتِ مجید امجد'' تدوینِ اوّل کی مزید دو اشاعتیں بھی عمل میں آئیں، یعنی اِسے ماورا پبلشرز سے کُل چار مرتبہ شائع کیا گیا، تاہم ہر اشاعت پر صرف سالِ اشاعت ہی مختلف ہے، باقی ''کلیات'' کے مندرجات میں کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہوئی (۲۲)۔

اور اب ''کلیاتِ مجید امجد؛ طبعِ نو'':

سات سو چوبیس صفحات پر ہی محیط ،'کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)'' پہلی بار ستمبر ۲۰۰۳ء میں الحمد پبلی کیشنز، رانا چیمبرز، سیکنڈ فلور، چوک پرانی انارکلی، لیک روڈ، لاہور سے شائع ہوا۔ ''طبعِ نو'' کی اشاعت ،''تحقیق، تدوین، ترتیب: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا'' کے زیرِ عنوان ہوئی۔ اِس کی دوسری اشاعت: ستمبر ۲۰۰۶ء، تیسری اشاعت: مارچ ۲۰۱۰ء اور چوتھی اشاعت: ۲۰۱۴ء میں منظرِ عام پر آئی۔ اِس کی تزئین و اہتمامِ اشاعت: صفدر حسین نے کی، جب کہ اِس کی اشاعت کا اعزاز حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور کو میسر آیا۔ اِس کا سرِوَرَق معروف سرِوَرَق ڈیزائنر ''ریاظ'' نے بنایا، جو مختلف رنگوں سے مزیّن فطرت کی عکاسی، کچھ زوال، کچھ مایوسی، کچھ امید پر مشتمل ہے۔ پشت سرِوَرَق پر مجید امجد کی ایک پاسپورٹ سائز تصویر اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ڈاکٹر وزیر آغا، سیّد جعفر طاہر، شہزاد احمد اور امجد اسلام امجد کی آرا شائع کی گئی ہیں۔ سرِوَرَق کے بازووٗں (اندرونی حصہ/ جیکٹ) پر مجید امجد کی معروف نظم: ''بُندا'' (کاش میں تیرے بُنِ گوش میں بُندا ہوتا) اور دوسرے بازو پر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے مختصر کوائف درج کیے گئے ہیں۔ طبعِ نو کے ناشر کے مطابق کلیات کی ہر اشاعت ایک ہزار کی تعداد میں ہوئی۔ تاہم اب کلیات کی قیمت بڑھ کر مبلغ چھ سو روپے تک پہنچ چکی ہے۔ آغاز میں بیس صفحات کی فہرست اور پھر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کا لکھا ہوا ''دیباچہ (طبعِ نو)'' ہے اور آخر میں ۰۶۔ستمبر ۲۰۰۳ء کی تاریخ درج ہے۔ ''تدوینِ اوّل'' میں شامل ''پیش لفظ''، موجودہ ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)'' میں شامل نہیں کیے گئے۔ البتہ ''مجید امجد (سوانحی خاکہ)'' کے عنوان سے تحریر من و عن ''تدوینِ اوّل'' سے مستعار ہے۔ اِس کے بعد کتاب کے آخر تک غزلوں، نظموں پر مشتمل مجید امجد کی منظومات ہیں، جنھیں چار حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے اور اہم بات یہ ہے کہ ''طبعِ نو'' میں چودہ منظومات کا اضافہ ہے۔

''کلیاتِ مجید امجد(تدوینِ اوّل)'' میں منظوماتِ مجید امجد کی تعداد چار سو اڑتیس ہے، جب کہ ''کلیاتِ مجید امجد(طبعِ نو)'' میں یہ تعداد بڑھ کر چار سو باون ہوگئی ہے(۲۳)، گویا چودہ منظومات کا اضافہ ہوا ہے۔کلیات کی پہلی تدوین میں یہ منظومات زمانی ترتیب سے دی گئی ہیں اور فہرست میں منظومات کے عنوانات کے ساتھ تاریخِ تخلیق بھی درج کردی گئی ہے ۔''طبعِ نو'' میں بھی ہر شعر پارے کے ساتھ تاریخِ تخلیق موجود ہے۔فرق یہ ہے کہ ''طبعِ نو'' میں کلیات چار حصوں میں منقسم ہے ۔ یہاں مجید امجد کے اپنے مرتّب کردہ شعری مجموعے :''شبِ رفتہ''کو من وعن سب سے پہلے جگہ دی گئی ہے اورمنظومات کی ترتیب زمانی کردی گئی ہے، جب کہ ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں یہ ترتیب توفیقی تھی۔''شبِ رفتہ'' میں ۱۹۳۵ء سے ۱۹۵۸ءتک کا منتخب کلام شامل کیا گیا تھا۔ اِس کے بعد''روزِ رفتہ'' کے نام سے دوسرا حصہ ہے، جس میں آغاز سے ۱۹۵۸ء تک کا وہ کلام شامل کیا گیا ہے، جو''شبِ رفتہ'' میں مجید امجد نے شامل نہ کیا تھا۔ اِس کے بعد''اِمرُوز'' اور''فردا'' کے حصے ہیں، جو''کلیاتِ مجید امجد(تدوینِ اوّل)'' ہی کی ترتیب کے مطابق ہیں۔تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

۱۔	شبِ رفتہ	۱۹۳۲ء	تا	۱۹۵۸ء
۲۔	روزِ رفتہ	۱۹۳۲ء	تا	۱۹۵۸ء
۳۔	اِمرُوز	۱۹۵۸ء	تا	۱۹۶۸ء
۴۔	فردا	۱۹۶۸ء	تا	۱۹۷۴ء

''تدوینِ اوّل'' کی چار سو اڑتیس منظومات میں ساٹھ غزلیں ، جب کہ ''طبعِ نو'' کی چار سو باون منظومات میں غزلوں کی تعداد اُنسٹھ ہے۔کلیات کی ''تدوینِ اوّل'' میں ۱۹۷۴ء کی ایک غزل: ''یہ دِن یہ تیرے شگفتہ دنوں کا آخری دن'' ،کلیات کی ''طبعِ نو''میں نظم کے طور پر شائع کی گئی ہے، جو دونوں کلیات میں صفحہ نمبر: ۲۰۷ پرموجود ہے؛یوں ''طبعِ نو'' میں پابنداور آزادنظموں کی تعداد تیرہ نظموں کے اضافے اور ایک غزل کی نظم میں تبدیلی کے ساتھ تین سو بانوے ہوگئی ہے۔

مذکورہ بالا چاروں حصوں کے عنوانات قائم کرکے،''دیباچہ طبعِ نو''میں کلامِ مجید امجد کو اِن حصوں میں بانٹنے کا جواز پیش کیا گیا ہے اور پیش کیے گئے نقطۂ نظر کی روشنی میں یہ تقسیم یقیناً بے جواز دکھائی نہیں دیتی ؛ تاہم اِس تقسیم میں فرق صرف پہلے دوحصوں کی منظومات کی ترتیب ہی کا

ہے۔ راقم کے خیال کے مطابق ''کلیاتِ مجید امجد'' کی تدوینِ اوّل، تنقیدی و تحقیقی لحاظ سے زیادہ بہتر ہے اور اِس میں کئی اعتبار سے زیادہ فواید ہیں؛ نیز ادب کے عام قارئین اور عمومی طلبہ کے لیے بھی اِس (۱۹۳۲ء سے ۱۹۷۴ء تک) مستقیم ترتیب میں زیادہ سہولتیں اور آسانیاں ہیں۔

جہاں تک ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)'' کا تعلق ہے، اِس کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلّم اور نہایت مفید ہے؛ تاہم اِسے ادب کے خصوصی قارئین، ناقدین اور طلبہ محققین کے لیے ایک اضافی نسخہ سمجھنا چاہیے۔ ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)'' کی ترتیب میں مجید امجد کی خواہش کا احترام بھی محقق و مرتّب کے پیشِ نظر رہا ہے؛ لہٰذا اِس حوالے سے اِس کی اہمیت تاریخی بھی ہے اور یادگار بھی؛ اِس میں ''شبِ رفتہ'' اپنی ابتدائی شکل میں موجود ہے، پھر شبِ رفتہ کے ہی زمانی عرصے کا کلام ''روزِ رفتہ'' کے عنوان سے محفوظ کردیا گیا ہے اور اِسی حصے میں تیرہ نظموں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ تیسرا حصہ جو ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک کی تخلیقات اور مجید امجد کی بعض نہایت اہم اور معروف نظموں پر مشتمل ہے، ''اِمرُوز'' کے نام سے شامل ہے، جب کہ آخری دور کی ایک ہی بحر کی ایک سو اُناسی نظمیں ''فردا'' کے عنوان کے تحت شاملِ کلیات کی گئی ہیں۔ ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)''، میں چاروں حصوں کے قائم کیے گئے عنوانات کی اہمیت اور معنویت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا، خصوصاً ''فردا''، جو یقیناً آنے والے کل کی نظمیں ہیں، اُن کے لیے ''فردا'' کا عنوان ہی صائب اور موزوں ہوسکتا تھا، اِس کی داد علاحدہ سے مرتّب کا حق ہے۔

اِس تمام پس منظر میں ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)''، کی اہمیت و اِفادیت کا اعتراف بھی ضروری ہے اور جہاں تک عمومی قارئین کا تعلق ہے، اُس کے لیے ''کلیاتِ مجید امجد (تدوینِ اوّل)''، ہی زیادہ کار آمد اور مفید طلب نسخہ ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں طرح کے نسخے ہی اشاعت کے مرحلوں سے گزرتے رہیں، تاکہ جس طرح کے قارئین کو جس طرح کا ''کلیاتِ مجید امجد'' درکار ہو، وہ حاصل کرسکیں۔

اب دو ایک اعتراضات کا ذکر بھی ادب کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں: '' دیباچہ طبعِ نو'' میں ''ترتیبِ نو'' کا جواز پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا لکھتے ہیں:

''کلیات کے ''پیش لفظ'' میں اِس کی ترتیب کے سلسلے میں اہم نکات فرداً فرداً

لکھ دیے گئے تھے، ہر تخلیق پر تاریخِ اشاعت درج کردی تھی۔ یہ بھی واضح کردیا گیا تھا کہ ابتدائی کلام مختلف ذرائع سے تلاش کرکے شاملِ کتاب کیا گیا ہے۔ مجید امجد زندہ ہوتے، تو معلوم نہیں، اِس میں سے کیا کچھ شائع کرتے۔ اِس کے باوجود نکتہ چینوں کی زبانیں اور قلم رواں رہے۔ اگر ''پیش لفظ'' کو غور سے پڑھ لیا جاتا، تو بیشتر اعتراضات کا جواب مل جاتا، مگر شاید معترضین کو اتنی فرصت میسر نہیں تھی۔ حالیہ اشاعت میں ان عدیم الفرصت حضرات کو زحمت سے بچانے کے لیے کلیات کو چار حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔'' (۲۴)

جن ''پیش لفظ'' کی طرف ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب نے اقتباس کے شروع میں ذکر کیا ہے، وہ ''کلیاتِ مجید امجد (تدوینِ اوّل)'' میں موجود ہیں اور ''طبعِ نو'' میں شامل نہیں؛ اگر اُسے ''دیباچہ طبعِ نو'' سے قبل یہاں بھی شائع کرلیا جاتا، تو راقم کے خیالات میں بہتر ہوتا اور اُس کی یاد دہانی ایسے میں زیادہ سُودمند ثابت ہوتی، کیوں کہ ہمارے ''علم دوست'' معاشرے میں کسی کو دوبارہ تدوینِ اوّل کا نسخہ کسی کو ملے، نہ ملے، نیز قارئین کی جس سہل طلبی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کلیات کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، وہ سہل انگاری مذکورہ ''پیش لفظ'' کی تلاش میں آڑے نہ آئے گی کیا؟ دوسری بات یہ کہ ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)'' میں کلامِ مجید امجد کو چار حصوں میں بانٹنے کا جو جواز پیش کیا گیا ہے، وہ بہت کم زور ہے۔ محض معترضین کی عدیم الفرصتی، سہل پسندی اور اُن کی کی تشفی وتسلی کے لیے ایک نئی ترتیب قائم کرنا کچھ عجیب دکھائی دیتا ہے، جب تک کہ مدوِّن و مرتّب خود نئی ترتیب کا پُرزور حامی نہ ہو۔ گمان غالب ہے کہ خواجہ صاحب خود اِس نئی ترتیب کے داعی اور خواہش مند بھی رہے ہوں گے، جس باعث اُنھوں نے ''کلیاتِ مجید امجد'' کی طبعِ نو کے لیے بارِ دگر محنت کی اور یہ امر ایک محقق کے جستجو طلب مزاج کے لیے زیادہ لائقِ تحسین بھی ہے کہ وہ اپنے ہی سابقہ نقطۂ نظر سے اختلاف کی گنجائش رکھتا ہے اور اِس ضمن میں آخری بات یہ کہ ''دیباچہ طبعِ نو'' میں کلیاتِ مجید امجد'' کو چار حصوں میں تقسیم کرنے کی وضاحت و جواز پیش کرتے ہوئے، ''روزِ رفتہ'' کے زیرِ عنوان ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ:

''موجودہ اشاعت میں اِس حصے میں بعض نظموں کا اضافہ کیا گیا ہے۔'' (۲۵)

یہاں یہ تو پتہ چلتا ہے کہ اضافہ کی گئی نظموں کا تعلق مجید امجد کے ابتدائی تخلیقی زمانے سے ۱۹۵۸ء تک ہے، تاہم چاہیے تھا کہ ''کلیاتِ مجید امجد'' میں اضافہ کی گئی نظموں کا باقاعدہ ذکر کیا جاتا اور اِن کے مآخذ کی نشان دہی کی جاتی ۔ بہر حال اضافہ کی گئی نظمیں اور ان کی تواریخِ تخلیق ذیل میں درج کی جارہی ہیں:

''رازِ گراں بہا'' (۱۹۳۴ء۔۱۲۔۲۴)، ''لہر انقلاب کی'' (۱۹۳۶ء۔ ۱۰)، ''محرومِ ازل'' (۱۹۳۶ء۔۱۰۔ ۱۶) ، ''نذرِ محبت'' [سانیٹ] (۱۹۳۷ء۔۴۔ ۲۱)، ''پسِ پردہ'' (۱۹۳۷ء۔۶۔۸)، ''تیرے بغیر'' (۱۹۳۷ء۔۱۰۔۲۷)، ''مطربہ سے'' (۱۹۳۸ء۔۱۔۲۴)، ''فانی جگ'' (۱۹۳۸ء۔۲۔۲۴)، ''عورت'' (۱۹۳۸ء۔۳۔۳۱)، ''ابرِ صبوح'' (۱۹۳۸ء۔۶۔۱۱)، ''یہ دنیا ہے اے قلبِ مضطر سنبھل جا'' (۱۹۳۹ء۔۴۔۳۰)، ''بیسویں صدی کے خدا سے'' (۱۹۳۹ء۔۷۔۸)، ''بھکشا'' (۱۹۳۹ء۔۷۔۲۴)۔ یہ نظمیں ''روزِ رفتہ'' کے عنوان سے شامل ہیں اور مجید امجد کے ارتقائی سفر کو سمجھنے میں معاون ہیں ۔اِس تلاش اور اضافے کے باعث دراصل ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)'' کی اہمیت و افادیت اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی علمی و ادبی خدمت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہیں ''دیباچہ طبعِ نو'' کے ایک اہم جملے کا حوالہ بھی بہت ضروری ہے، جس کا تعلق ایک جائز شکوے سے ہے ۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے ''کلیاتِ مجید امجد'' کی تدوین و ترتیب کی خدمت انجام دی ، اِس حوالے سے خالد شریف نے تدوینِ اوّل کے پیش لفظ میں لکھا تھا کہ:

> ''ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا...... نے جس باریک بینی اور عرق ریزی سے کام لیا، وہ اپنی مثال آپ ہے ...... کچھ دوست یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ خواجہ صاحب کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تو دراصل اِس کام پر ملنی چاہیے تھی۔'' (۲۶)

ڈاکٹر صاحب نے ''دیباچہ طبعِ نو'' میں خالد شریف کی رائے پر رائے دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> ''اُن کے یہ جملے میرے لیے اعزاز کی حیثیت رکھتے ہیں ، مگر میری محنت ، باریک بینی اور عرق ریزی اعزازی ہی رہی۔'' (۲۷)

ناشر نے مرتّب کے ساتھ کیا سلوک کیا یا حسنِ سلوک کیا، اِس کا تو اندازہ نہیں، تاہم مجید

امجد جیسے بڑے اور نابغہ شاعر کے کلام کو مرتّب و مدوّن کرنے پر حکومتی یا ریاستی سطح پر کسی قسم کی باقاعدہ پذیرائی کا نہ ہونا، نہایت افسوس ناک امر ہے۔ ایسے کسی بھی بڑے شاعر کے کلام کی تحقیق و تدوین و ترتیب کسی معرکے سے کم نہیں ہوا کرتی، لہٰذا اِس خدمت کا اجر اور اعزاز بھی شایانِ شان ہونا چاہیے۔

''کلیاتِ مجید امجد''، تدوینِ اوّل (ماورا پبلشرز، لاہور) ہو، یا ''طبعِ نو'' (الحمد پبلشرز، لاہور) ہو، دونوں نسخے مجید امجد شناسی کے باب میں نہایت اہم، مفید اور عظیم کارنامہ ہیں۔ مجید امجد کے عالمانہ اور خلاقانہ مزاج اور کلام و افکار کے پیشِ نظر بڑے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ آیندہ کم از کم ایک صدی تو مجید امجد کے افکار وفنون کی تشریح وتعبیر سے یقیناً عبارت رہے گی اور اکیسویں صدی کے اختتام تک تو کم از کم مجید امجد کی اہمیت و اِفادیت ماند نہیں پڑنے والی۔ ایسے میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی مجید امجد شناسی کے باب میں ''کلیاتِ مجید امجد'' کی تحقیق و تدوین و ترتیب اور مضامین کی صورت میں کی گئی خدمات مجید امجد کے ہر نقاد اور محقق کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوتی رہیں گی اور جب تک مجید امجد شعروسخن کی تاریخ میں زندہ رہیں گے، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کا حوالہ بھی محفوظ و مامون رہے گا۔ ''کلیاتِ مجید امجد'' کی تحقیق و تدوین و ترتیب کا کام ایک مستند اور معتبر تاریخی دستاویز ہے، جس کی نفی تاریخ بدلے بغیر ممکن نہیں۔

☆☆☆☆

حواشی و حوالہ جات

۱۔ مجید امجد پر مختصر و طویل مضامین اور اُن کی نظموں کے تجزیے لکھنے والوں میں ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، انتظار حسین، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر محمد صادق، شیر افضل جعفری، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر خورشید رضوی، میرزا ادیب، ادیب سہیل، ڈاکٹر آفتاب اقبال شمیم، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر تبسّم کاشمیری، ڈاکٹر سہیل احمد خان، ریاض احمد، مظفر علی سیّد، عبدالعزیز خالد، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن اعظمی، سیّد جعفر طاہر، سراج منیر، بل راج کومل، شہزاد احمد، ڈاکٹر محمد علی صدیقی، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، ڈاکٹر محمد امین، صفدر سلیم سیال، ڈاکٹر سعادت سعید، اظہر جاوید، سجاد میر، سجاد نقوی، جاوید قریشی، خاطر غزنوی، تاج سعید، ساحل احمد، تقی الدین انجم، عبدالرشید، یوسف حسن، بلال زبیری، سیّد جعفر شیرازی، پروفیسر حامدی کشمیری، مقصود زاہدی، اسرار زیدی، سجاد شیخ، آفاق صدیقی، گلزار وفا، محمود رضوی، پروفیسر سمیع اللہ قریشی، خالد طور، ذوالفقار احمد تابش، ڈاکٹر فرخ درّانی، یحییٰ امجد، عنایت کبریا، اطہر ندیم، احمد تنویر، صدیق راعی، ڈاکٹر طاہر تونسوی، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ڈاکٹر سیّد عامر سہیل، انجم نیازی، خیر الدین انصاری، افسر ساجد، ڈاکٹر ضیاءُ الحسن، رفیق سندیلوی، ڈاکٹر نوازش علی، رشید الزماں، اسرار احمد سہاروی، منو چہر، ایزد عزیز، ڈاکٹر اسلم ضیا، انوار الحق، محمد کلیم خان، عقیل احمد صدیقی، ڈاکٹر شبیر احمد قادری، علی تنہا، قرۃ العین طاہرہ، ڈاکٹر رشید احمد گوریجہ، پروفیسر شفیع ہمدم، حکمت ادیب، عتیق اللہ، محمد اشرف، اختر عباس، قاسم یعقوب، پروفیسر افتخار بیگ، امجد طفیل، محمد خان کلیم، اطہر ناسک، ریاض احمد شاد، ارشد جاوید، منیبہ خانم، افضال احمد افضال، قیوم صبا، ڈاکٹر نیاز علی محسن، میاں شان احمد، شناور اسحاق، ڈاکٹر محمد نعیم بزمی، محمد افتخار شفیع، ڈاکٹر آصف علی چٹھہ، ڈاکٹر شاہد اشرف، احتشام علی اور طارق حبیب شامل ہیں۔

۲۔ مجید امجد کو منظوم خراجِ تحسین پیش کرنے والے شعرا میں عبدالعزیز خالد، قتیل شفائی، فارغ بخاری، خاطر غزنوی، ڈاکٹر خورشید رضوی، عظیم قریشی، گوہر ہوشیار پوری، احمد ظفر، ناصر شہزاد، اَسرار سہاروی، اَسرار زیدی، ابرار احمد، بشیر احمد بشیر، محمود رضوی، مسعود منور، جلیل حشمی، تاج سعید، رفیق خاور جسکانی، انور سدید، محمود علی محمود، محمد امین، فرحت زمان بیگ، شوکت ہاشمی، آثم مرزا، ڈاکٹر کاظم بخاری، علی رضا، اکرم کلیم، مظہر اختر، ظفر سعید، اصغر عباس، اقبال رمیض، سجاد بخاری، عارف شاہد عارفی، خادم

رزمی وغیرہ شامل ہیں۔

۳۔ ادبی رسائل کے مجید امجد نمبر:

الف: ''نصرت''، لاہور ہفت روزہ، ''مجید امجد نمبر''، مئی ۱۹۷۴ء، جلد: ؟، شمارہ: ۱۵۸،

ب: ''قند''، مردان، ''مجید امجد نمبر''، جون ۱۹۷۵ء، جلد: ۳، شمارہ: ۸، ۹، ۲۶۹ص، مدیر: تاج سعید

ج: ''آوازِ جرس''، لاہور ہفت روزہ، ۹ تا ۱۵ مئی ۱۹۹۱ء، جلد: ؟، شمارہ: ؟، ص: ؟

د: ''دستاویز''، لاہور، سہ ماہی، ''مجید امجد نمبر''، اپریل مئی جون ۱۹۹۱ء، جلد: ۲، شمارہ: ۵، ۲۶۹ص، مدیر: اشرف سلیم

ہ: ''محفل''، لاہور، ماہ نامہ، ''مجید امجد نمبر''، جولائی ۱۹۹۱ء، جلد: ۳۷، شمارہ: ۷، ۱۴۲ص، مدیر: طفیل ہوشیار پوری،

و: ''القلم''، جھنگ، سہ ماہی، خصوصی شمارہ بہ عنوان: ''مجید امجد؛ ایک مطالعہ''، بارِ اول: ۱۹۹۴ء، جھنگ، جھنگ ادبی اکیڈمی، ۹۸۳ص، مرتب: حکمت ادیب

ز: ''بازیافت''، تحقیقی وتنقیدی مجلّہ، لاہور، ۲۰۱۴ء، شعبۂ اُردُو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، جلد: ، شمارہ: ، ص؟، مدیر: ڈاکٹر محمد کامران

ح: ''شبیہ''، خوشاب، سہ ماہی، ''مجید امجد کی نظموں کے تجزیاتی مطالعے''، جنوری تا دسمبر ۲۰۱۴ء، جلد: ۲۳، شمارہ: ۸۹ تا ۹۲، مدیر: طارق حبیب، ۱۶۰ص

۴۔ مجید امجد پر چھپنے والی باقاعدہ کُتب:

الف: ''مجید امجد کی داستانِ محبت''، از: ڈاکٹر وزیر آغا، بارِ اوّل: نومبر ۱۹۹۱ء، لاہور، معین اکادمی، ۱۵۲ص

ب: ''مجید امجد: بیاضِ آرزو بکف''، از: سید عامر سہیل، بارِ اوّل: جنوری ۱۹۹۵ء، ملتان، بیکن ہاؤس، ۱۸۰ص

ج: ''مجید امجد: شخصیت اور فن''، پاکستانی ادب کے معمار، از: ڈاکٹر ناصر عباس نیر، اشاعت اوّل: ۲۰۰۸ء، اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان، ۱۲۸ص

د: ''مجید امجد: نقش گرِ نا تمام (سوانح، شخصیت اور نظم نگاری کا فکری وفنی جائزہ)''، از: ڈاکٹر سید عامر سہیل، طبع اوّل: ۲۰۰۸ء، لاہور، پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، ۴۴۰ص

ہ: ''جہانِ مجید امجد''، از: ڈاکٹر اسلم ضیا، اشاعت اوّل: ۲۰۱۴ء، لاہور،

و: ''تفہیمِ مجید امجد''، از: ڈاکٹر محمد امین، اشاعت اوّل: ۲۰۱۴ء، ملتان، بیکن بکس، ۸۸ص

ز: ''مجید امجد؛ نئے تناظر میں (مجید امجد صدی: منتخب مقالات)''، مرتب: احتشام علی،

طبع اوّل: ۲۰۱۴ء، ملتان، بیکن بکس، ۵۲۸ص

ح: مرتبہ: ڈاکٹر آصف علی چٹھہ، طبع اوّل: ۲۰۱۴ء، لاہور، مغربی پاکستان اکیڈمی، ص؟

ط: کراچی، ؟

۵۔ الف: ''مجید امجد کی داستانِ محبت''، از: ڈاکٹر وزیر آغا، بارِ اوّل: نومبر ۱۹۹۱ء، لاہور، معین اکادمی، ۱۵۲ص

ب: ''مجید امجد کی داستانِ محبت''، از: ڈاکٹر وزیر آغا، بارِ دوم: ۲۰۰۳ء، لاہور، مکتبہ عالیہ، ایبک روڈ، نیو انارکلی، ۱۳۱ص (مکتبہ عالیہ سے پہلی اشاعت)

ج: ''مجید امجد کی داستانِ محبت''، از: ڈاکٹر وزیر آغا، بارِ سوم: ۲۰۱۳ء، لاہور، جمہوری پبلی کیشنز، ایوانِ تجارت روڈ، ۱۱۶ص (جمہوری پبلی کیشنز سے پہلی اشاعت)

۶۔ مجید امجد شناسی کے حوالے سے ڈاکٹر وزیر آغا کی خدمات کی دو جہتیں ہیں:

اوّل : مجید امجد کے فکروفن پر ڈاکٹر وزیر آغا کے اپنے مضامین

اور دُوم : معروف اوررُ جحان ساز اُردُو ماہ نامہ: ''اوراق'' لاہور میں ڈاکٹر وزیر آغا ڈاکٹر وزیر آغا کی زیرِ ادارت، مجید امجد کے افکار پر محیط، دیگر ناقدین کے مضامین۔

۷۔ مجید امجد پر چھپنے والی جزوی کُتب:

۱۔ ''گوشۂ مجید امجد (نظموں کے تجزیے)''، مشمولہ: ''توضیحات''، از: ڈاکٹر محمد فخر الحق نُوری، مئی ۲۰۰۹ء، لاہور، کلیۂ علوم اسلامیہ وشرقیہ جامعہ پنجاب، ص: ۱۱۷ تا ۱۷۶

جن نظموں کا تجزیہ اِس کتاب میں کیا گیا:

الف۔ اے قوم ب۔ پیش رو ج توسیعِ شہر

د۔ پھولوں کی پلٹن ہ۔ امروز

۲۔ ''گوشہ مجید امجد بہ عنوان: ''کون دیکھے گا؟''، مشمولہ: ''چند اہم جدید شاعر''، لاہور، سنگت پبلشرز، اشاعت: مارچ ۲۰۰۳ء، ص: ۱۱۴ تا ۱۶۸

مضامین کی تفصیل:

۱۔ مجید امجد کے بارے میں ۲۔ مجید امجد کی شبِ رفتہ

۳۔ مجید امجد کا نظریۂ کائنات ۴۔ مجید امجد اور آزاد نظم

۵۔ مجید امجد کے ہاں ہیئتوں کا مطالعہ

۸۔ ادبی رسایل میں گوشۂ مجید امجد :

الف : ''گوشۂ مجید امجد''، مشمولہ: ''اوراق''، لاہور، ماہ نامہ، ''جدید نظم نمبر''، جولائی اگست ۱۹۷۷ء، جلد: ۱۲، شمارہ: ۷، ۸، مدیر: ڈاکٹر وزیر آغا، ص: ۳۶۱ تا ۳۹۳

ب: ''گوشۂ مجید امجد''، مشمولہ: ''ادبیات''، اسلام آباد، سہ ماہی، ۲۰۰۱ء، جلد:۱۳، شمارہ: ۵۴، مدیر: نگہت سلیم، ص: ۲۵۰ تا ۳۱۴

ج: ''گوشۂ مجید امجد'' (صد سالہ یومِ ولادت کے حوالے سے)، مشمولہ: ''زبان و ادب''، تحقیقی و تنقیدی مجلّہ، فیصل آباد، جی سی یونیورسٹی، شش ماہی، جنوری تا جون ۲۰۱۴ء، شمارہ: ۱۴، مدیر: ڈاکٹر شبیر احمد قادری، ص: ۱۴۳ تا ۱۸۹

د: ''گوشۂ مجید امجد''، مشمولہ: ''پیلھوں''، ملتان، سہ ماہی کتابی سلسلہ، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء، شمارہ: ۷، مدیر: ڈاکٹر انوار احمد، ص: ۱۱ تا ۱۴۲

ہ: ''گوشۂ مجید امجد'' (صد سالہ یومِ ولادت کے حوالے سے)، مشمولہ: ''زبان و ادب''، تحقیقی و تنقیدی مجلّہ، فیصل آباد، جی سی یونیورسٹی، شش ماہی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۴ء، شمارہ: ۱۵، مدیر: ڈاکٹر شبیر احمد قادری، ص: ؟

۹۔ مجید امجد پر پاکستان میں پی ایچ ڈی (اُردو) کا مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کرنے کا اعزاز ڈاکٹر سیّد عامر سہیل کے حصے میں آیا۔ پانچ سو صفحات پر محیط یہ مقالہ بہاءُ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ڈاکٹر انوار احمد کی زیرِ نگرانی مکمل ہو کر اپریل ۲۰۰۴ء میں ڈگری کا سزاوار قرار پایا۔ اِس مقالے کا بیش تر حصہ بعد ازاں کتابی صورت میں شائع بھی ہو چکا ہے، تفصیل درج ہے:
'' مجید امجد: نقش گرِ نا تمام (سوانح، شخصیت اور نظم نگاری کا فکری و فنی جائزہ)''، از: ڈاکٹر سید عامر سہیل، طبع اوّل: ۲۰۰۸ء، لاہور، پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، ۴۴۰ص

۱۰۔ مجید امجد کی نظموں کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنے والوں میں زیاد کاوُسی نژاد، انگریزی میں ترجمہ کرنے والوں میں محمد سلیم الرحمان، فاروق حسن اور مہر افشاں فاروقی، اطالوی میں ماسیمو بون، جب کہ نارویجن زبان میں ترجمہ کرنے والوں میں ادریس بابر کے شامل ہیں۔

۱۱۔ ''چند اہم جدید شاعر'' میں ''آئینوں کا سمندر'' کے زیرِ عنوان جو مضامین شائع کیے گئے ہیں، اُن کی تفصیل درج ہے:

۱۔ حفیظ جالندھری کی ادبی خدمات ۔۔۔ اِجمالی جائزہ

۲۔ حفیظ کی غزل

۳۔ سیّد عبدالحمید سے چند ملاقاتیں

۴۔ عدم کے شعری مجموعے

۵۔ ن م راشد: آزاد اُردُو نظم کا نمایندہ شاعر

۶۔ جدید اُردُو نظم اور فیض

۷۔ شیر افضل جعفری: جھنگ کا قلندر

۸۔ سیّد جعفر طاہر: گلِ خار دار

۹۔ ناصر کاظمی کی پہلی بارش

۱۰۔ علاءُ الدین کلیم: روشنی کی جستجو

۱۲۔ خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، مضمون: ''مجید امجد کے ہاں ہیئتوں کا مطالعہ''، مشمولہ: ''محفل''، لاہور، ماہ نامہ، ''مجید امجد نمبر''، جولائی ۱۹۹۱ء، جلد: ۳۷، شمارہ: ۷، مدیر: طفیل ہوشیار پوری، ص: ۷۱ تا ۹۰

۱۳۔ خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، مضمون: ''مجید امجد اور آزاد نظم''، مشمولہ: ''محفل''، ایضاً، ص: ۳۹ تا ۴۵

۱۴۔ نیز یہ مضمون: ''مجید امجد اور آزاد نظم'' سہ ماہی: ''دستاویز'' کے ''مجید امجد نمبر'' میں بھی شائع ہوا: خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، مضمون: ''مجید امجد اور آزاد نظم''، مشمولہ: ''دستاویز''، لاہور، سہ ماہی، ''مجید امجد نمبر''، اپریل مئی جون ۱۹۹۱ء، جلد: ۲، شمارہ: ۵، مدیر: اشرف سلیم، ص: ۳۹ تا ۴۶

۱۵۔ خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، ''مجید امجد کی نظم: ''زینب'' کا تجزیاتی مطالعہ''، مشمولہ: ''القلم''، جھنگ، سہ ماہی، خصوصی شمارہ بہ عنوان: ''مجید امجد: ایک مطالعہ''، بارِ اول: ۱۹۹۴ء، ص: ۱۳۹ تا ۱۴۱

۱۶۔ لفظِ ''کلیات''، مذکر اور مؤنث ہر دو طرح مستعمل اور درست ہے۔

۱۷۔ خالد شریف خود ایک نسبتاً معروف شاعر ہیں، جو بیسویں صدی عیسوی کی آٹھویں دہائی میں اُردُو کے شعری منظر نامے پر ابھرے اور یہ مشہور و مقبول شعر خالد شریف ہی کا ہے:

بچھڑا کچھ اِس ادا سے رُت ہی بدل گئی
اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

۱۸۔ ''کلیاتِ مجید امجد'' کی اشاعت اوّل اور دُوم کتنی تعداد میں ہوئی، اِس کے بارے میں درست حقائق تو صرف ناشر ہی بتا سکتا ہے!!

۱۹۔ خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، ''پیش لفظ''، مشمولہ: ''کلیاتِ مجید امجد''، مرتبہ: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا،

اشاعت دُوم: ۱۹۹۱ء، لاہور، ماورا پبلشرز، ص: ۳۱

۲۰۔ ''اَن گنت سورج''، انتخابِ کلامِ مجید امجد، مرتبہ: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ۱۹۸۰ء، لاہور، پولیمر پبلی کیشنز، اُردُو بازار، ص: ؟

۲۱۔ ''لوحِ دل''، کلیاتِ مجید امجد، مرتبہ: تاج سعید، پشاور، ۱۹۸۷ء، ص: ؟

۲۲۔ راقم اِس وقت ''کلیاتِ مجید امجد'' [ترتیب و تدوینِ اوّل] کی تیسری اور چوتھی اشاعت کی تفصیل سے آگاہ نہیں ہے۔ اِس مضمون کی آیندہ کسی اشاعت میں مذکورہ سنین بھی شامل کردیے جائیں گے۔

۲۳۔ ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)''، کی فہرست میں چار سو اکاون منظومات شمار کی گئی ہیں، جو دراصل چار سو باون ہیں، کیوں کہ ایک عدد غلطی سے فہرست میں دو بار شمار ہوگیا ہے اور یہ عدد ۲۵۹ ہے، جو ''اِمرُوز'' کے آخر اور ''فردا'' کے آغاز میں درج ہوا ہے۔

۲۴۔ خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، ''دیباچہ طبعِ نو''، مشمولہ: ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)''، تحقیق، تدوین، ترتیب: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، اشاعت سوم: مارچ ۲۰۱۰ء، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ص: ۲۷

۲۵۔ ایضاً، ص: ۲۹

۲۶۔ خالد شریف، ''عرضِ ناشر''، مشمولہ: ''کلیاتِ مجید امجد''، مرتبہ: ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ص: ۵

۲۷۔ خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، ''دیباچہ طبعِ نو''، مشمولہ: ''کلیاتِ مجید امجد (طبعِ نو)''، ص: ۳۱